ALHAMD ISLAMIKA
Volume 10 Issue 02
June - December 2023

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے سے متعلق ضعیف اور موضوع احادیث کا جائزہ

Review of weak and topical hadiths related to sending salutations and blessings upon the Prophet ﷺ

Muhammad Ishaq
Lecturer, Islamic Studies
Jamia Taleem ul Islam Attock
Email:Muhammadishaq1@gmail.com

Muhammad Usman
Ph.D Scholar, Islamic Studies
Riphah International University, Islamabad
E-mail: usmanmd313@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0009-0004-0258-5484

Abstract

Fourteen centuries have passed since the Prophet (PBUH) left this world. During this time, many variations have been occurred these changes have changed the requirements of individual and collective life. But in spite of this, even in the modern era, your life is as examplary and obligatory as it was fourteen hundred years ago. Now the obedience to him (peace be upon him) is all the acts of worship, such as prayer, fasting, etc. In Islam, all worship, prayer, fasting, and remembrance of Allah are essential. Recitation of the Qur'an etc. is for everyone under certain etiquettes and conditions and limits and restrictions. Instead, there is punishment and sin. Like prayer is the best of all acts of worship, but praying at sunrise and sunset is forbidden.In the same way, peace (slat) and blessings (slam) be upon our Prophet (PBUH),it is the best form of worship and the cause of blessings and happiness in this world and the hereafter, but like all other forms of worship, it also has manners and conditions, the violation of which entails a sin instead of a reward. , then all kinds of hadiths have been quoted in the chapter on the virtues of Salawat and Salam, both authentic and weak. When the collection of correct hadiths also exists in abundance, weak and subjective traditions should be avoided, and such an effort was necessary to separate the correct traditions and identify the weak and subjective traditions separately so that even a common Muslim can understand them easily and on the correct one. From You can be successful by following the rules and don't waste your precious time in futile and useless activities.

Keywords: Hadiths. Authenticity. Weak traditions. Correct teachings. Success through adherence to rules

تمہید

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام بھیجنا عظیم ترین عبادات میں سے ہے۔

دیگر عبادات کی طرح اس عظیم عبادت کی بھی حدودو قیود ہیں لیکن ان حدود کی رعایت نہیں رکھی گئی جس کی وجہ سے کتب میں صحیح روایات کے ساتھ ضعیف اور موضوع روایات بھی ان کتب کا حصہ بن گئیں۔ امت محمدیہ ﷺ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فخر دوعالم، خاتم الرسل جناب نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام بھیجنا عظیم ترین عبادات میں سے ہے۔ اوراسلام میں تمام عبادات نماز روزہ ذکر اللہ، تلاوت قرآن وغیرہ کے لئے کچھ آداب وشرائط اور حدود وقیود ہیں، جن کے بارے میں کتب احادیث میں بکثرت روایات موجود ہیں، اسی طرح صلوۃ وسلام کی فضیلت کے بارے میں محدثین نے باقاعدہ ابواب قائم کیے، اور بعد میں آنے والے بہت سے اہل علم نے اسی موضوع پر کئی کتب تصانیف فرمائیں۔ لیکن ان کتب میں جہاں صحیح اور قابل اعتماد روایات کا سہارا لیا گیا وہیں ضعیف اور موضوع روایات بھی ان کا حصہ بن گئیں،۔ توضرورت اس بات کی تھی کہ صلوۃ وسلام کے فضائل سے متعلقہ تمام مستند، ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندھی کر دی جائے تا کہ صحیح روایات پر عمل کیا جائے اور موضوع روایات سے اجتناب برتا جائے اور ایک مسلمان کا قیمتی وقت ایسے اعمال میں برباد نہ ہو جن میں فی نفسہ تو قباحت نہیں لیکن انہیں آپ ﷺ کا ارشاد سمجھ کر عمل کرنا گناہ کا باعث ہے۔

فضائل صلوۃ وسلام کے بارے میں وارد ضعیف اور موضوع روایات

رحمت عالم ﷺ کی شان اقدس میں بڑی مقدار میں قرآن کریم کی آیات کریمہ، صحیح اور ثابت احادیث اور آپ ﷺ کے معجزات اور صحیح آثار ہیں جو کافی وافی ہیں۔ غیر ثابت اور ضعیف روایات کا سہارا لینے کی قطعا ضرورت پیش نہیں آتی امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح احادیث ثقہ راویوں سے اوران راویوں سے جن کی روایت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اتنی کثرت سے مروی ہیں کہ غیر ثقہ راویوں سے روایت لینے کی کوئی حاجت اور ضرورت ہی نہیں پڑتی نیز وہ یہ فرماتے ہیں جو لوگ جو لوگ ضعیف روایات اور مجہول الاسناد روایات کی جہالت اور ضعف کو جاننے کے باوجود ایسی روایات نقل کرتے ہیں توان کا ظاہری مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ اپنے کثیر علم, کثیر الحدیث ہونے کو بتلانا چاہتے ہیں۔[1]

امام مسلم رحمہ اللہ کے اس قول کی تشریح میں علامہ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں اس کا ظاہری معنی یہی ہے کہ ترغیب و ترہیب میں بھی انہی راویوں سے روایت لینی چاہیے جو احکام میں روایت کرتے ہیں[2]

حافظ ابن حبان کہتے ہیں جو ضعیف روایت بیان کرے اوروہ روایت جس کا وجود ہی نہ ہو (من گھڑت)وہ دونوں حکم میں برابر ہیں۔[3]

البتہ بعض علماء مثلا امام نووی رحمہ اللہ ضعیف روایات کو فضائل میں چند شرائط کے ساتھ مقبول مانتے ہیں۔ لیکن

ہر ضعیف حدیث کو فضائل کے باب میں معتبر ماننا جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر نے ذکر کیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو صفحہ نمبر:52)

کتاب فضل الصلاۃ علی النبی کے اندر بھی بہت ساری روایات ضعیف ہیں اور دوسری کتابوں کی ضعیف اور مردود روایات بھی منقول ہیں۔ مثلا:

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے ان کا نام عبداللہ بن عثمان ہے، آپ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو مٹاتا ہے اورآپ ﷺ پر سلام بھیجنا گردنوں (غلاموں) کے آزاد کرنے سے افضل ہے اوراللہ کے رسول ﷺ سے محبت (انسانی) جانوں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ یایوں فرمایا: اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے سے افضل اور بہتر ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے: جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اوروہ قبول ہو گیا تو اللہ اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دے گا۔

ایک اورروایت میں ہے کی آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ محافظ فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اس کا کوئی گناہ تین دن تک نہ لکھا جائے۔[4]

ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا وہ جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہو گا یہاں تک کہ دودھ واپس تھن میں داخل ہو جائے:
(قلت:وفي ثبوتهما كذلك نظمت)

ایک دوسری حضرت ابو بکرؓ کی طرف منسوب روایت میں ہے "کہ جس نے میرے اوپر درود پڑھا میں قیامت والے دن اس کا سفارشی بن جاؤں گا۔"
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ سے اس کی ملاقات اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اسکو چاہیے کہ کثرت سے درود پاک پڑھے۔اس کی سند ضعیف ہے۔

5

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس نے میرے اوپر ایک دن میں سو دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دیں گے اور ایک ہزار گناہوں کو مٹا دیں گے اور اس کے لیے ایک سو مقبول صدقے کا ثواب لکھ دیں گے، اور جس نے مجھ پر درود بھیجا پھر مجھے اس کا درود پہنچا تو میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں جیسا کہ اس نے مجھ پر بھیجا اور جس نے مجھ پر درود بھیجا اس نے میری شفاعت کو حاصل کر لیا۔

- یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:"من صلى علي في يوم ألف مرة لم يمت حتى يرى مقعده في الجنة-"[6] رواه ابن شاهين في تغريبه وغيره وابن بشكوال من طريقه وابن سمعون في أماليه وهو عند الديلمي من طريق أبي الشيخ الحافظ وأخرجه الضياء في المختارة وقال: لا أعرفه إلا من حديث الحكم بن عطية، قال الدارقطني :حدث عن ثابت أحاديث لا يتابع عليها وقال أحمد لا بأس به إلا أن أبا داود الطيالسي روى عنه أحاديث منكرة قال وروي عن يحيى بن معين أنه قال هو ثقة. قلت وقد رواه غير الحكم وأخرجه أبو الشيخ من طريق حاتم بن ميمون عن ثابت ولفظه لم يمت حتى يبشر بالجنة وبالجملة فهو حديث منكر كما قاله شيخنا.

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت میں ہے جس نے مجھ پر ہر روز ایک ہزار دفعہ درود پڑھا تو مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت میں دیکھ لے گا۔ یہ روایت مختلف طرق سے مروی ہونے کے باوجود ضعیف ہے۔

1۔العلاء بن عمرو عن محمد بن مروان السدی الصغیر ،ابی عبد الرحمن بن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرہؓ کی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے۔

من صلى على عند قبرى سمعته ومن صلى على نائيا أبلغته[7]

جس نے میری قبر کے پاس درود تو میں اس کو خود سنوں گا اور جس نے سے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچایا جائے گا۔

اس روایت کی سند چار وجوں سے مردود ہے العلاء بن عمرو سخت مجروح اور متروک راوی تھا۔[8]

الجوزی ۱/۳۰۳ میں علی بن عمر کی متابعت عبدالملک بن قریب الاصمعی سے مروی ہے لیکن اس سند میں اصمعی کا شاگرد محمد بن یونس بن موسی الکدیمی مشہور کذاب ہے لہذا یہ متابعت کلعدم سمجھی جائے گی

دوم .اعمش مشہور ثقہ ،مدلس راوی تھے اور ان کا شمار طبقہ ثالثہ کے مدلسین سے ہوتا ہے

سوم محمد بن مروان السدی کذاب راوی تھا۔[9] محمد بن مروان السدی کلبی اور ابو صالح تینوں کے بارے میں بیہقی نے کہا :وہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہے بلکہ اس کے کذاب"۔منکر روایتوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی کسی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی اور ان کی روایتوں میں جھوٹ ظاہر ہے۔[10]

چہارم :قدیم محدثین کرام نے اس روایت پر شدید جرح کی ہے اور کسی نے بھی اسے صحیح

یا حسن نہیں کہا۔ عقیلی نے کہا " :لا أصل له من حديث الأعمش و ليس بمحفوظولا يتابعه إلا من هو دونه[11] "

اس حدیث کی اعمش سے کوئی اصل نہیں ہے اور یہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں اُسی نے اس) سدی صغیر (کی متابعت کی ہے جو اس سے زیادہ نچلے درجے کا) یعنی کذاب ہےحافظ ابن الجوزی نے اس روایت کو کتاب الموضوعات (من گھڑت روایوں کی کتاب) میں بیان کر کے کہا :یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔[12] فائدہ : ظفر احمد تھانوی نے کہا :جب کتب الضعفاء یا کتب الموضوعات میں لا يصح یا لا يثبت کہتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ موضوع ہے اور اگر کتب الا حکام میں یہ کہیں تو اس کا معنی اصطلاحی صحت (یعنی صحیح)کی نفی ہے۔[13]

ابو غدہ عبد الفتاح الکوثری نے کہا :موضوعات کے باب میں لا يصح یالا يثبت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حدیث اس قائل کے نزدیک باطل اور موضوع ہے، جس کے بارے میں یہ کلمات کہے گئے ہیں۔ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے کہا :جب ضعیف و موضوع احادیث کی کتابوں میں لا يصح کہیں تو اُن کی مراد شدید ضعف ہوتا ہے[14] ... الخ

علامہ البانی نے مزید کہا :موضوع احادیث والی کتابوں میں لا يصح کا مطلب موضوع ہوتاہے اور وہ کتابیں جو موضوع احادیث کے لئے نہیں لکھی گئی مثلاً کتب السنن تو ان میں لا يصح کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔[15] تنبیہ :حافظ ابن القیم نے ابوالشیخ الاصبہانی کی کتاب : (الصلوة على النبیﷺ) سے روایت مذکورہ"من صلى علي عند قبري سمعته و من صلى علي من بعيد أعلمته"کی ایک اور سند دریافت کی ہے[16]

جب کہ یہ دریافت شدہ روایت بھی تین وجہ سے مردود ہے:

اول ابوالشیخ کا استاذ عبدالرحمن بن احمد الاعرج مجہول الحال ہے، اس کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔ دوم اعمش مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔

روایات مذکورہ کی ایک سند پر جرح کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی نے لکھا ہے:

اس روایت میں ایک راوی امام اعمش ہیں جو کہ اگر چہ بہت بڑے امام ہیں لیکن مدلس ہیں اور مدلس راوی جب عن سے روایت کرے تو اس کی روایت بالا تفاق مردود ہوگی ۔[17])

سوم :اس روایت کو دریافت کرنے والے حافظ ابن القیم نے بذات خود لکھا ہے " :و هذا الحديث غريب جدا'اور یہ حدیث سخت غریب ہے ۔[18]

خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف و مردود ہے۔

2۔سیدنا انسؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "من صلى علي بلغتني صلاته و صليت عليه و كتبت له سوى ذلك عشر حسنات "[19]

اس روایت کی سند تین وجہوں سے ضعیف ہے

اول طبرانی کا استاذ احمد بن النضر بن بحر العسکری نا معلوم ہے۔ جسکے بارے میں ڈاکٹر محمد سعید نے فرمایا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ قال الدکتور محمد سعید بن محمد حسن البخاري: "لم أقف عليه۔"[20]

دوم :العسکری کے استاذ اسحاق بن زید بن عبد الکریم الخطابی کی توثیق نا معلوم ہے۔[21]

سوم: ابو جعفر الرازی صدوق حسن الحدیث تھے لیکن خاص ربیع بن انس رحمہ اللہ (صدوق حسن الحدیث) سے اُن کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔[22]

3۔ سیدنا ابودردؓ اکی طرف سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أكثروا الصلاة علی يوم الجمعة، فإنه يؤم مشهود، تشهده الملائكة، ليس من عبد يصلى على ؛ إلا بلغنى صوته حيث كان. [23]

تو آپ ﷺ نے فرمایا : "وبعد وفاتي، إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء"۔

یہ سند بھی چندوجہوں سے ضعیف ہے۔

اول :اس کی سند کی وجہ منقطع ہونے کی وجہ سے" ضعیف "ہے،سعید بن ابی مریم کی خالد بن یزید سے ملاقات ناممکن ہے لہذا سند منقطع ہے۔

دوم سعید بن ابی ہلال کی سید نا ابو الدرداءؓ سے سماع ولقا نا ممکن ہے، کیونکہ وہ اُن کی وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے لہذا سند منقطع ہے۔

چہارم:حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

۔[24]

پنجم۔سخاوی نے بھی اس روایت پر(عراقی کی) جرح نقل کی ہے۔[25] جیساکی ابھی گزرا۔

بعض علماء نے یہ دعوی کیا ہے کہ روایت مذکورہ میں صوتہ کی بجائے صلاتہ کا لفظ ہے، اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

4۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی طرف بھی ایک روایت منسوب ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرنا۔ اللہ تعالی میری قبر کے پاس فرشتے کو مامور کرے گا۔ جب میری امت میں سے کوئی مجھ پر درود بھیجتاہےتو یہ فرشتہ میری بارگاہ میں عرض کرے گا :اے محمد ﷺ! فلاں کے بیٹےفلاں نے ابھی آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے ۔[26]"

اس روایت کی دو سندیں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔ پہلی سند میں محمد بن عبد اللہ بن صالح المروزی مجہول ہے،ان کے حالات زندگی نہ مل سکے اس وجہ سے خود البانی نے کہا :میں نے اسے نہیں پہچانا۔[27]

سوم:اس سند میں ایک راوی ابوالفضل کرابیسی ہیں ان کے حالات اور توثیق بھی نہیں ملی۔

چہارم::

[28] "اس کی سند میں کمزوری ہے۔نیز محمد بن عبداللہ تک مکمل سند بھی نا معلوم ہے۔

دوسری سند میں نعیم بن معضم مجہول ہے، جسے کسی محدث نے بھی ثقہ نہیں کہا[29]۔بلکہ ہیثمی نے اُس کے بارے میں لکھا ہے" : ضعیف[30]

ان دو ضعیف سندوں کو جمع تفریق کر کے " حسن ان شاء اللہ "کہنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف و مردود ہی ہے۔[31]

5۔سیدنا ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جو شخص مجھ پر کتاب میں لکھ کر درود بھیجے گا، جب تک میرا اسم گرامی اُس کتاب میں رہے گا تو اللہ کے فرشتے اُس پر صلوۃ پڑھتے (اُس کے لئے دعاو استغفار کرتے) رہیں گے۔[32]

6۔سیدنا ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مجھ پر (بھیجا ہوا) درود پل صراط پر نور ہوگا اور جس نے جمعہ کے دن مجھ پر (۸۰) دفعہ درود پڑھا تو اُسکے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[33]

اس سند میں علی بن زید وغیرہ ضعیف راوی ہیں لہذا یہ سند ضعیف ہے[34] تاریخ بغداد میں اس کا ایک باطل مردود شاہد بھی ہے۔

6۔سیدنا انسؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی(۸۰) دفعہ درود پڑھے گا تو اُس کے اسی (۸۰) سالوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔[35]

یہ روایت وہب بن داود بن سلیمان الضریر کے غیر ثقہ ہونے کی وجہ سے موضوع ہے۔[36]

7۔ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص مجھ (نبی ﷺ) پر درود نہیں پڑھتا تو اس کا وضو نہیں ہوتا۔ یہ ضعیف و منکر روایت ہے۔

اس میں عبد المہیمن بن عباس بن سہل اور ابی بن عباس دونوں ضعیف و مجروح ہیں۔[37]

8۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا":

"جو شخص بھی مجھ پر سلام کہے گا تو اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے دوں۔"

کچھ حضرات مذکورہ روایت کو حسن کا درجہ دیا ہے لیکن اس روایت کی سند اس لیے بھی ضعیف ہے کہ اس مخصوص روایت کے راوی یزید بن عبد اللہ بن قسیط ہیں ان کا حضرت ابو ہریرہؓ سے سماع ہی ثابت نہیں

علامہ ابن تیمیہ نے روایت پر کلام کرتے ہوئے کہا۔۔"ففي سماعه منه نظر"پس اُس کے ابوہریرہؓ سے سماع میں نظر ہے۔[38]

اس قول کا معنی یہ ہے کہ اس مخصوص حدیث میں یزید بن عبد اللہ بن قسیط کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔[39]اس انقطاع کے شبہ کی بنیاد پر یہ روایت ضعیف ہے۔

المعجم الاوسط للطبرانی میں ہے یزید بن عبد اللہ بن قسیط اور حضرت ابوہریرہؓ کے درمیان ابو صالح کا واسطہ موجود ہے لیکن اس سند میں عبداللہ بن یزید الاسکندرانی کی توثیق نامعلوم ہے، ہیثمی نے کہا اور میں نے اسے نہیں پہچانا[40]بعض علماء کا خیال ہے کہ الاسکندرانی سے مراد عبد اللہ بن یزید المقری (ثقہ) ہیں لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ :طبرانی کی سند عبداللہ بن یزید الا سکندرانی تک بکر بن سہل الدمیاطی (وثقہ الجمہور) اور مہدی بن جعفر کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے۔

9-سید نا عبد اللہ بن مسعودؓ کی طرف منسوب (ایک)روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا " :من لم يصل علي فلا دين له[41].

جس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا تو اس کا کوئی دین نہیں ۔

یہ روایت متعدد علتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے مثلاً : اول : رجل مجہول ہے۔

دوم :سفیان ثوریؒ مدلس ہیں او روایت عن سے ہے۔

سوم :وغير ذلك

8-سید نا ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی(۸۰) مرتبہ یہ درود پاک پڑھے :اللهم صلّ علی محمد النبي الأمي وعلی أله و سلم تسليما.

اُس کے اسی(۸۰)سال کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور اس کے لئے اسی(۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔[42]

یہ روایت بے سند ، بے اصل اور مردود ہے۔

9-سیدنا ابن عمرؓ کی طرف منسوب ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا " :تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔[43]

اس روایت کی سند موضوع ہے۔ اس کا راوی ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد النقاش جھوٹا تھا۔ حافظ ذہبی نے کہا ":متهم بالكذب " اس پر (محدثین کی طرف سے) جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔

امام برقانی نے کہا :اس کی ہر حدیث منکر ہے[44]اس کے دوسرے راوی نا معلوم ہیں ۔[45]

10-ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کا جب حواء سے نکاح ہوا تو حق مہر یہ مقرر ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر بیس دفعہ درود پڑھیں۔

اسے ابن الجوزی نے کتاب " سلوۃ الاحزان 'میں (بغیر سند کے) نقل کیا ہے اورعلامہ سخاوی نے کہا :مجھے اس کی کوئی سند نہیں ملی۔[46] معلوم ہوا کہ یہ روایت بے سند ہونے کی بناءپر قابل حجت نہیں ہے۔

12-اسی طرح حضرت ابوامامہؓ کی طرف منسوب روایت میں آیا ہے:"[47].

"اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب مجھے موت آ جائے گی تو وہ جو میرے اوپر صلوۃ وسلام پڑھے گا، اللہ مجھے اس کا درود سنا دے گا، میں مدینہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق اور مغرب میں پھیلی ہو گی"۔

اسی طرح دوسری من گھڑت روایت ہے:

"جمعہ کے دن میں خود اپنے کان سے اس بندے کا درود سنتا ہوں، جو مجھ پر پڑھتا ہے۔[48] "

یہ دونوں روایت بے سند ہیں۔

13۔حضرت سلیمان بن سحیم کہتے ہیں:

"میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کی :اللہ کے رسول !یہ کچھ لوگ آپ کی قبر شریف کے پاس آ کر آپ پر سلام کر رہے ہیں؛ کیا آپ ان کا سلام سنتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا : جی ہاں !میں ان کا جواب بھی دیتا ہوں"۔

دوم:بن سعیدحدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں[49] :.

"یہ بذات خود صدوق راوی تھا، مگر جب نابینا ہوا تو وہ ایسی باتوں کی تلقین قبول کرنے لگا، جو اس کی بیان کردہ نہیں تھیں۔"

سوم: امام ابن ابی الدنیاؒ کا سوید سے قبل از اختلاط روایت لینا ثابت نہیں۔

14۔حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن الله وكل بقبرى ملكا أعطاه أسماع الخلائق، فلا يصلي على أحد إلى يوم القيامة؛ إلا بلغني باسمه واسم أبيه؛ هذا فلان بن فلان، قد صلى عليك "[50].

"اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جسے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی صلاحیت عطا کی گئی ہو گی۔ روز قیامت تک جو بھی شخص مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ درود پڑھنے والے اور اس کے والد کا نام مجھ تک پہنچائے گا اور عرض کرے گا :اللہ کے رسول !افلاں کے بیٹے فلاں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔"

اور بعض کتب[51] کے بیان کردہ الفاظ یہ ہیں

"اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ایک ایسا فرشتہ ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی صلاحیت عطا ہے۔ وہ میری وصال کے بعد قیامت تک میرے مزار پر کھڑا رہ گا۔ میرا جو بھی امتی ایک مرتبہ درود پڑھے گا، وہ فرشتہ پڑھنے والے کو اس کے ابا کے نام سمیت پہنچاتے ہوئے عرض کرے گا :اے اللہ کے لاڈلے !افلاں بن فلاں نے آپ پر اتنا درود بھیجا ہے۔ اللہ رب العزت اس شخص پر ایک مرتبہ درور پڑھنے کے بدلے دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔[52]:"

تبصرہ:

یہ روایت بھی سخت "ضعیف"ہے، کیونکہ اس کا راوی عمران بن حمیری جعفی "مجہول الحال" ہے۔

لا يتابع عليه" .اس کی کوئی بھی تائید نہیں ہے[53] ۔

امام ابن ابی حاتم سے کوئی جرح و تعدیل مذکور نہیں۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"لا یعرف"یہ مجہول راوی ہے۔[54]

حافظ منذری رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے[55] ۔

علامہ ہیثمی، حافظ ذہبی پر اعتماد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"وقال صاحب المیزان : لایعرف۔"

" یہ راوی مجہول ہے۔" [56]

علامہ عبدالروف مناویؒ، علامہ ہیثمی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لم اعرفه۔"میں اسے پہچان نہیں پایا۔[57]"

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نعیم بن ضمضم ضعیف راوی ہے۔[58]:اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔

فائدہ: مذکورہ بالاروایات کے مقابلے میں درج ذیل روایت،سند صحیح کے ساتھ صحیح ہے۔

حماد بن ابو سلیمان کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کوئی بندہ جب نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو وہ درود اس کے نام کے ساتھ آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے[59]" ۔ وسندہٗ صحیح

15۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے پھر رہے ہیں، جو امت کی طرف سے پیش کیا گیا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے کہ ہم آپس میں ہم کلام ہوتے رہتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہو گی کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے رہتے ہیں۔ میں جو بھلائی دیکھوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برائی دیکھوں گا، اس پر تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کروں گا۔"

اس میں عبدالمجید بن ابو رواد بھی" مدلس "ہے۔ اس کی طرف سے سماع کی تصریح موجود نہیں۔

عبدالمجید بن ابو رواد جمہور محدثین کرام کے نزدیک"ضعیف" اور مجروح بھی ہے۔

اس پر امام ابو حاتم رازی،ابن أبی حاتم،امام ابن حبان ، امام دارقطنی،امام محمد بن یحیی بن ابو عمر،العقیلی ،امام ابن سعد ، امام ابن عدی اور امام ابو زرعہ نے سخت جروح کر رکھی ہیں۔[60]

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فقد ضعفه كثيرون-یقیناً اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔[61]

لہذا حافظ بوصیریؒ کا اس کے بارے میں وثقه الجمهور کہنا صحیح نہیں۔

.16حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من صلى على فى يوم الجمعة وليلة الجمعةمائة من الصلاة، قضى الله له مائة حاجة، سبعين من حوائج الآخرة، وثلاثين من حوائج الدنيا، ووكل الله عز وجل بذلك ملكا يدخله على قبري كما يدخل عليكم الهدايا، إن علمي بعد موتي كعلمي فى الحياة".

"جو آدمی مجھ پر جمعہ کے دن اور رات سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کر دیتا ہے، جن میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی شامل ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو وہ درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرتا ہے، جس طرح تمہیں تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ وفات کے بعد میرا علم ویسے ہی ہو گا، جیسے اب دنیوی زندگی میں ہے۔"[62]

---

1 مسلم بن حجاج، مقدمہ صحیح مسلم

2 ابن رجب حنبلی، شرح علل ترمذی ج1ص74

3 ابن حبان، کتاب المجروحین1/328

4 ایضا:127/1

5 ایضا:133/1

6 فتاوی اسلامیہ، محمد بن عبد العزیز بن عبد اللہ المسند:4/112 دار الوطن للنشر، الریاض

7 کتاب الضعفاء العقیلي ۴/۱۳۷، البیهقي، أحمد بن الحسين بن علي أبو بكر، شعب الإيمان، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض ۱۵۸۳ نسخہ ثانیہ ۱۴۸۱

8 الذہبی، محمد بن أحمد بن عثمان، میزان الاعتدال، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج۳ص۱۱۳، ابن حبان المجروحین. ج۳ص۱۷۳.

9 ماہنامہ الحدیث حضرو ۲۴ ص۵۰-۵۲

10 البیهقي، أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر، الأسماء والصفات للبیهقي ص ۴۱۴، دوسر انسخہ، ص ۵۲۱ ملخصا مترجما، مکتبۃ السوادي، جدة- المملكة العربية السعودية، ط: الأولى، 1413

11 العقیلي أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد المكي الضعفاء الكبير، ۱۳۷/۴، دار المكتبة العلمية بيروت

12 ج اص ۳۰۳ ح ۵۶۲

13 قواعد فی علوم الحدیث ص ۲۸۲، اعلاء السنن ج ۱۹، مترجما

14 سوالات ابی عبد اللہ احمد بن ابراہیم ابن ابی العینین للالبانی ص ۱۲۹ جواب: ۳۱ مترجما

15 الدرر فی مسائل المصطلح والاثر/ مسائل ابی الحسن المار بي للالبانی ص ۲۰۸، دوسرا نسخہ ج1 ص ۵۱ جواب سوال :۱۲۲ ملخصا مترجما

16 ابن قيم الجوزیہ، جمال بن محمد السید، جلاء الأفهام فِي فضل الصَّلَاة وَالسَّلَام على مُحَمَّد خير الْأَنَام، 54

17 عباس رضویواللہ آپ زندہ ہیں: ص ۳۵۱، صالح نگر بریلی

18 ابن قیم، جلاء الافہام ص ۵۴

19 أبو القاسم الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، معجم الاوسط الطبرانی ۲ء۳۸۰ ج ۱۲۹۳

20 الطبرانی، کتاب الدعاء ۱/۱۵۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت

21 ابن ابی حاتم، کتاب الجرح والتعدیل: ۲/۲۲

22 تخریج فضل الصلوۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ،ص۹۵

23 الطبرانی ، نقلا عن جلاء الأفهام لابن القیم الجوزیۃ:ص،63

24 السخاوی،القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، ص,164

25 ایضا :ص ۱۵۸،۱۵۹، دوسرا نسخہ ص ۳۳۴

26 جلال الدین السیوطي ،عبد الرحمن بن أبي بکر:الحبائک في أخبار الملائک:1/123 دار الکتب العلمیہ بیروت-لبنان،الطبعہ:الأولی،1405ھ--1985م

27 محمد بن حبان بن أحمد بن حبان،الثقات:8/148،دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد الدکن الھند

28 السخاوی،القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، ص161

29 ابن حجر العسقلاني ، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد،لسان المیزان:۱۶۹/۶، دوسرا نسخہ ۲۱۳/۷، مؤسسہ الأعلي للمطبوعات بیروت-لبنان

30 لسان المیزان) ۴،۳۴۵ ، دوسر انسخہ ۲۵۴/۵(

31 ماہنامہ الحدیث حضر و :٦ ٥ ص ٢-٨

32 الطبرانی۔المعجم الاوسط: ۱۸۵۲، شرف اصحاب الحدیث الخطیب :60

33 الدیلمی،ابو منصور،شہر دار بن شیر ویہ الدیلمی الہذانی،مسند الفردوس،254 / 1 ،دارالکتاب العلمیہ،بحوالہ الضعیفہ للالبانی ۸/۲۷۴ ۳۸۰۴

34 تاریخ بغداد,۱۳ /۴۸۹

35 ایضا

36 الضعیفہ للالبانی ،۱/۲۵۱ ح ۲۱۵

37 الضعیفہ ۱۸٦،۵ ح ۲۱٦۷، ۱۰ /۳۴۷ ۴۸۰٦،

ابن ماجہ،سنن ابن ماجہ تحقیقی :۴۰۰

38 ابن القیم،جلاء الافہام ص ۵۳

39 البیھقی ، السنن الکبری: ۱/۱۲۲

40 الھیثمي ،مجمع الزوائد162/10

41 ابن القیم،جلاءالافہام:ص،58

42 مولانا زکریا کاندھلوی،فضائل در و د:ص ۴۳، القول البدیع السخاوی ص ۱۹٦

43 الفردوس الدیلمی بحوالہ الجامع الصغیر للسیوطی ج ۲ ص ۲۸ ۵۸۰۔

44 الذہبی،دیوان الضعفاء ۲ ۲۹۱ ت ۳٦٦۷

45 أبو بکر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطیب البغدادي وتاریخ بغداد،ج ۲ ص ۲۰۵ دار الغرب الإسلامي بیروت،الطبعہ:الأولی،1422ھ--2002م

46 السخاوی،القول البدیع نسخہ محققہ ص ۱۳۲

47 محمد الیاس بریلوی،فیصل آبادی، آب کوثر، ص89

48 محمد الیاس بریلوی،فیصل آبادی، آب کوثر، ص،87،88

49 العسقلانی،ابن حجر،تقریب التہذیب،2690

1 مسند البزار:4/254،و البخاری،التاریخ الکبیر:6/416

51 ابوالشیخ ابن حیان اصبہانی ،العظمیہ2/263 ،

52 ابن القیم،جلاء الأفہام فی فضل الصلاۃ علی محمد خیر الأنام :84

53 بخاری،التاریخ الکبیر:6/416

54 الذہبی،میزان الاعتدال :3/236

55 السخاوی،القول البدیع :ص119

56 الہیثمی،مجمع الزوائد:10/162

57 المناوي،زین الدین محمد،عبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علي بن زین العابدین الحدادي القاهري، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر:2/612 المکتبۃ التجاریۃ الکبری–مصر،ط:الأولی،

58 الہیثمی،مجمع الزوائد:10/162

59 إمام ابن المبارک،الزہد والرقائق،1029

60 البخاري ،الضعفاء الکبیر :307 ،ابن ابی حاتم،الجرح والتعدیل: 6/65

61 أبو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن أبي بکر بن إبراهیم العرقي ،المغني عن حمل الأسفار في الأسفار في تخریج ما في الإحیاء من الأخبار، 4/144 دار ابن حزم بیروت،لبنان،ط:الأولی،1426ھ–2005م

62 ابن مندۃ ،الفوائد: 56 ،أبوالقاسم الأصبهاني ، الترغیب والترھیب : 2/320 -321